

”اچھا میں اس سے بات کر رہا تھا لیکن تمہیں ہائیڈروفری کسی اور
 کو دیکھنا“
 ”اچھا صاحب بی“
 فیض غورنے مجھ سے وعدہ تو کیا لیکن میں ہانا تھا کروہ
 دفر کے ہر حرکت پر بات مزہ بولنے کا اندر میں ہاتا ہی کسی تھا۔ اس
 قسم کے لوگوں کے ساتھ بالکل رعایت میں برتنا چاہیے۔
 فیض غورنے میں ایک ہڈا پتی ہرن کے یہاں غور جانا وہ وہاں
 ہے آتا آؤں کے پاس میرے لیے کچھ دیکھ سلا مزہ ہوتا۔
 جب تو میری انھوں نے پھوس کے لوگوں پر بھی پانڈی لگادی ہے۔
 ذائقے کے گھر کوئی آسکتا ہے اور نہ ان کی بیوی کہیں جا سکتی ہے وہ
 گھر سے سوسائٹیل پلے لگتے ہیں وہ بھی سلا لگا جاتے ہیں۔ عجیب آدمی
 این الفت صاحب“
 الفت جب میرے پاس آتا تو میں اس کا مزہ بندو دیکھتا اس
 کے چہرے سے فضا بھی نہ نکال سکتا ہوتا کہ وہ کس قدر سٹاک آدمی ہے
 مجھے اب الفت بدخان سے لغت ہو گئی تھی۔ وہ میرے کیمین میں آتا
 تو میں اس سے مصعب کی بات کرنا کام کی بات ختم ہوتے پر میں ایک
 لمحہ بھی اسے اپنے پاس نہ بیٹھتا دیتا۔ اب پلٹنے پلٹنے کا تو سوال ہی
 نہ تھا۔

یار معن میرے سلسلے آتا تو میری نگاہوں میں اس کی بیوی کی
 تصویر گھوم جاتی ایک عین صاف گھر کی عورتی کا اس بڑے نے کیا ملکر
 دیا تھا۔ میرے اندر کبھی اس شک کی صورت تھا کہ اس کا چہرہ میری کے
 حتمی اور گم غم کی نے اسے اس میں کسی میں جتا کر دیا تھا اصلہ
 وہ لڑائی لڑا ہی ہادی ہے کہ اوچھے جتنا کہ استعمال کر دیا تھا۔
 الفت کے یہ ہم شکر میری بڑی جان جاتی تھی میرا لپا چاہتا
 تھا کہ کسی طرح اس کی بیوی کو اس مغزیت سے نجات دلا دوں۔
 پھر میں نے اس کی بیوی سے ملنے کا فیصلہ کیا۔
 مجھے بات مسلم تھی کہ وہ حسب دفر آتا ہے تو اپنی پیش
 کی جیب سے ایک لمبی سے چابی نکال کر پیش کرنے کی چھوٹی تڑپ
 میں ڈال دیتا ہے۔ میرے یہاں سے مصلاتی یہ چابی اس آٹھ کی تھی جس
 کے بچھے اس کی بیوی بند ہوتی تھی۔ چابی جیب سے نکال کر وہ تڑپ
 میں اس لیے رکھتا تھا کہ بچھے اٹھنے وقت جیب سے نکل نہ جائے۔
 جب وہ کھانا کھاتا تو چابی اپنی جیب میں ڈال کر لے جاتا۔
 مجھے یہ چابی صرف دس منٹ کے بعد کار میں کیونکہ اس کی
 نقل تیار کرنے میں اس سے زیادہ درز دقتی چاہی رہتا نہ وہ اسلئے
 لڑائی گیت میں بیٹھتا تھا۔
 میرا سوت کی تلاش میں بدل۔ پھر سوت بھی میرے ہاتھ آ گیا
 مجھ سوت کے لیے ڈرائیو میں پر میں جیٹا تھی چاہتا ہوں کہ کام کسی کے

دیکھ کر الٹا لیکن میں نے الفت پر معان کر لیا اب اس سے کہ گدہ
 ڈرائیو میں کسی پر اس کے حملے کو آج میں وہ وہاں اٹھ کر جی اس کا فریج
 بھی دیکھ لوں۔ وہ خوش خوشی فریج میں کے لیے دعا نہ ہو گئے۔ ان کے
 جانے کے بعد میں نے شوشہ سے چابی اٹھائی اور اس چاہا کہ اس کی آئی چابی
 گھر کو لے جا میں فیض سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔
 پھر ایک دن بعد وہ کچھ ایسے فیض غور کو بلایا اور اسے حیات
 کی تم میں دفر سے بہرہ بردار ہونا چاہی کچھ کھانا چاؤں گا اگر میں نہ
 آؤں تو الفت یا رفان کو دفر سے جہانے دیتا۔ مجھے ان سے کھانا ہے
 اور یہ بات انھیں پانڈی کچھ سے پہلے مت کہنا“
 ”کی ٹیک ہے؟ اس نے سوات نہی سے کہا۔“

پھر میں نے اسے اٹھان سے دفر سے نکال کر سائیکل پر بیٹھا
 میں نے اس کے گھر کی راہ لے لی۔ میرا رفان کے گھر کیوں چار تھا حیات
 پہلی طرح میرے ذہن میں واضح نہ تھی۔ شاید میں اس کی معلوم ہوئی تو
 اس کے چکل سے نکالنا چاہتا تھا۔
 غیر یہ میں اس کے گھر کو آ کر اس کو اندر داخل ہوا تو اس
 کی بیوی اس وقت ہاتھ دم سے جتا کر نکلی تھی۔
 وہ مجھے دیکھ کر جھجکی، نہ پریشان ہوئی نہ خوف کی کوئی لہر اس
 کے چہرہ پر آئی۔ مجھے یہ لگا جیسے اسے کسی کا استغداد تھا اور اس کے
 کا استغداد ختم ہو گیا تھا۔
 اس کے ساتھ ایک خوش پوش عورت اور دو لڑکیوں کی کھڑکی
 وہ بڑی عزت سے مجھے دیکھتی رہی پھر مسکرائی اس کے
 دیکھ کر ہنستا ہوا۔
 ”تو تو کوئی لہر ہو گیا ہے؟“ میں نے اس سے کہا۔
 ”کچھ نہیں ہے اور کچھ نہیں ہو گا خدا جانو یہاں تم سے لیے
 بہت کچھ ہے۔“
 میں چھ نہیں تھا جو وہاں لوتھا۔ میں آگے بڑھ گیا اس کے
 نزدیک چلا گیا۔

وہ سرے دن الفت پر معان میرے پاس آیا۔ وہ بڑا بھابھا
 سا تھا۔ کچھ دماغی بیٹھا رہا۔ پھر بڑے کرب سے لہلاہا اٹھا گیا
 کل میرے گھر لپک چھوڑا تھا وہ جہانے کس طرح کا ہوا تھا اس نے گھر
 کے کسی سامان کو ہاتھ نہیں لگایا وہ بڑا بڑا اتھوڑا چر تھا۔ میری بیوی
 اس چہر کی شرارت سے بہت خوش ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ایسے چہر
 کو ہر بار گھر میں آتے رہنا چاہیے۔ لگتا ہے وہ کسی کی پائل ہو گئی ہے۔
 جلا جھون کو کوئی نہیں دوت دیتا ہے۔
 میں بہت بنا بیٹھا رہا۔ وہ بڑے کرب سے اٹھا اسے غاموشی سے سنا رہا۔
 جلا میں اس سے کہنے کہ کتا کہ تصدی بیوی پائل میں ہوتی اس نے
 تمہیں پاگل کر دیا ہے۔

